السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ میرا خاوند عرصہ ۸ سال سے غائب ہے وہ نشہ کرتا تھا، اس کا کوئی پتہ نہیں کہ وہ زندہ ہے یا مرگیا ہے اس کے وارثوں سے بھی پتہ کروایا وہ کہتے ہیں کہ اس کا کوئی پتہ نہیں ۔ میرے ۳چھوٹے بچے ہیں ۔ بچوں کی پرورش کا مسئلہ ہے اس لئے میں نکاح کرنا چاہتی ہوں لہٰذا مجھے شرعی فتویٰ چاہیے ؟ (سائلہ : شمیم اختر بشیر احمد بٹ بھٹو کالونی گلی نمبر ۸ کواٹرا ے جو ئیا نوالہ موڑ ضلع شیخوپورہ بذریعہ محمد الیاس ولد بشیر احمد مذکور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسئولہ سائلہ مسمات شمیم اختر دختر بشیر احمد بٹ چارماہ دس دن کی عدت گزار کراپنے مستقبل کا فیصلہ کرسکتی ہے ۔ جیساکہ :

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ حسب ذیل ہے ۔ : ا

(وَعَنْ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ تَتَرَبَّصُ أَرْبَعَ سِنِينَ ثُمَّ تَعْتَدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا   أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ) (۲ : سبل السلام شرح بلوغ المرام : جلد ۳ص ۲۰۸،۲۰۷)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس عورت کا شوہر گم ہوجائے (اوراس کا کچھ پتہ نہ چلے کہ زندہ ہے یا مرگیا اورکہاں ہے) توایسی عورت اس کا چار برس انتظار کرے چار برس گزرنے پر پھر عدت وفات چارماہ دس" دن پورے کرے ، پھر جہاں چاہے شریعت کے مطابق اپنا نکاح کرالے ۔

(وَلَهُ طُرُقٌ أُخْرَى   وَفِيهِ قِصَّةٌ أَخْرَجَهَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِسَنَدِهِ فِي الْفَقِيدِ الَّذِي فُقِدَ قَالَ دَخَلْت الشِّعْبَ فَاسْتَهْوَتْنِي الْجِنُّ فَمَكَثْت أَرْبَعَ سِنِينَ فَأَتَتْ امْرَأَتِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فَأَمَرَهَا أَنْ تَرَبَّصَ أَرْبَعَ سِنِينَ مِنْ حِينِ رَفَعَتْ أَمْرَهَا إلَيْهِ ثُمَّ دَعَا وَلِيَّهُ أَيْ وَلِيَّ الْفَقِيدِ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ أَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ جِئْت بَعْدَمَا تَزَوَّجَتْ فَخَيَّرَنِي عُمَرُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّدَاقِ الَّذِي أَصْدَقْتهَا) (۳ : سبل السلام و بلوغ المرام ج ۳ص ۲۰۸

ایک آدمی کہتا ہے کہ مجھ کوجن نے پاگل بنا کر چار برس روک رکھا ہے ۔اتنے میں میری بیوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اورکہا کہ میرے خاوند کوگم ہوئے چار برس ہوگئے توحضرت عمر نے فرمایا کہ چار برس انتظار کے بعد چارماہ دس دن کی عدت ، یعنی بیوگی کی عدت گزار کراپنا نکاح کرسکتی ہے ۔ میں جب رہا ہوکرواپس آیا تووہ نکاح کرچکی تھی توحضرت عمر نے مجھے بعد والے شوہر کا مہر واپس کرکے بیوی کو لوٹالینے کا اختیار دے دیا ۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ چار برس کی انتظار حاکم کے فیصلہ کے بعد شروع ہوگی یا پہلی مدت چار برس ہی کافی ہے توبعض مقتیوں کے نزدیک حاکم کے فیصلہ سے پہلے اگر شوہر کی گم شدگی پر چار برس کی مدت پوری ہوچکی ہو توپھر مزید چار برس کی انتظار کی ضرورت نہیں ۔ فیصلے کے بعد صرف چارماہ دس دن ایام بیوگی کی عدت گزارنی ہی کافی ہے ۔ موطا امام مالک میں ہے :

(عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : «أَيُّمَا امْرَأَةٍ فَقَدَتْ زَوْجَهَا فَلَمْ تَدْرِ أَيْنَ هُوَ؟ فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ أَرْبَعَ سِنِينَ ، ثُمَّ تَعْتَدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ تَحِلُّ» (۱ : فتاویٰ اھل حدیث ج ۲ص ۵۳۸)

حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جس عورت کا خاوند گم ہوجائے اور معلوم نہ ہوکہ وہ کہاں ہے توجس روز سے اس کو خبر بند ہوئی چار برس تک عورت انتظار کرے ، بعد چار برس کے چار مہینے دس دن عدت گزار کر چاہے تودوسرا نکاح کرے ۔ اگرگم ہوئے چار سال یا اس سے زیادہ عرصہ ہوچکا ہوتوچار سال عدت گزارنے کی ضرورت نہیں ۔ (حافظ محمد عبداللہ روپڑی فتاویٰ روپڑیہ (اھلحدیث) ج ۲ص ۵۳۸)

(وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : «أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي الرَّجُلِ لَا يَجِدُ مَا يُنْفِقُ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا») (۲ : رواہ الدارقطنی نیل الاوطار ج ۶ص ۳۲۱)

باب اثبات الفرقة اذا تعذرت انفقة :   حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جوشوہر اپنی بیوی کو نان ونفقہ ، یعنی خرچ مہیا کرنے سے عاجز ہوتوان کے درمیان تفریق ، یعنی جدائی کروادی جائے ۔

ان احادیث اورفتاویٰ کے مطابق مسمات شمیم اختر چارماہ دس دن کی عدت گزار کراپنے مستقبل کا فیصلہ کرسکتی ہے ۔ کیونکہ بشرط صحت سوال اس کے خاوند کوگم ہوئے آٹھ برس ہوچکے ہیں گویا وہ آج مرچکا ہے ، اب بیوگی کی عدت گزارنی ضروری ہے یہ اس بی بی کی بنیادی ضرورت ہے مزید یہ کہ جب صرف خرچ مہیانہ کرنے پر جب حدیث کے مطابق تفریق جائز ہے تواس کا شوہر توآٹھ برس سے گم چلا آرہا ہے ۔ تو یہ بی بی اورزیادہ مستحقہ ہے ۔ مجاز اتھارٹی سے توثیق اوراجازت کے بعد اپنے مستقبل کا فیصلہ کرسکتی ہے جیساکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اورحافظ عبدالقادر روپڑی کا فتویٰ ہے ۔ مفتی کسی قانونی سقم اورعدالتی کاروائی کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص754

محدث فتویٰ